۴ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت (قسط:60)

یونیک (Unique) نام رکھنا کیسا؟

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یونیک (Unique) نام رکھنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۲صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے، فِرِشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

یونیک (Unique) نام رکھنا کیسا؟

سُوال: کسی کے گھر بچّہ پیدا ہوا اور اُس نے قاری صاحب سے کہا کہ ایسا نام بتائیں جو اِس محلّے یا شہر میں کسی نے نہ رکھا ہو، جواب میں اُنہوں نے کہا کہ فِرعون یا نَمرُود نام رکھ لو! ایسا کہنا کیسا؟

جواب: اُنہوں نے ایسا چوٹ یا طنز کرنے کے لئے یا مذاق میں کہا ہو گا کہ فِرعون یا نَمرُود نام ہی ہو سکتا ہے جو کسی نے نہ رکھا ہو۔ اِس طرح کا جواب دینے میں ممکن ہے کہ سامنے والے کی دل آزاری ہو جائے، اِس صورت میں معافی مانگنی ہو گی۔ اِس طرح کا جواب نہیں دینا چاہیے، کیونکہ اگر سنجیدہ انداز میں ایسا جواب دیا تو بھروسہ نہیں کہ کوئی جا کر یہ نام رکھ بھی لے۔ بہرحال! یونیک (Unique) نام رکھنے کے بجائے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم یا دیگر بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، اِسی طرح پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ناموں، جیسے

---

1 ...... یہ رِسالہ ۴ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 3 ستمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبی، ۱/۴۹۰، حدیث: ۹۰۷۔

محمد، احمد یا دیگر صفاتی ناموں میں سے کوئی نام رکھ لینا چاہیے، کیونکہ یہ نام بَرَکت والے ہوتے ہیں۔ اگر یونیک نام رکھنا ہی ہے تو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے ناموں میں بھی کئی نام ایسے ہوتے ہیں جو مشہور نہیں ہوتے، جیسے ”ذُوالْکِفْل اور یُوْشَع“ [1] یہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے نام ہیں، لیکن مشہور نہیں ہیں۔ ایسے نام کتابوں سے نکال کر رکھے جاسکتے ہیں۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب **”نام رکھنے کے اَحکام“** میں بھی سینکڑوں نام موجود ہیں، اُس میں سے تلاش کر کے کوئی نام رکھ لیا جائے۔

پہلی صف میں نماز کی فضیلت

سُوال: کیا پہلی صف میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے؟

جواب: جی ہاں! اِس طرح کی رِوایتیں ہیں [2] کہ اگر پتا چل جائے کہ پہلی صف میں کیا کچھ ہے تو قُرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں۔ [3] یعنی قُرعہ اندازی کریں اور لاٹری (Lottery) نکالیں کہ ”میں پہلی صف میں بیٹھوں گا“۔ اب تو حالت یہ ہے کہ جن بڑی مساجد کی چوڑائی زیادہ ہوتی ہے، اُن میں پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے بھی لوگ دوسری اور تیسری صف بنالیتے ہیں۔ اِسی طرح صفوں کے کونوں میں جگہ موجود ہوتی ہے، پھر بھی پیچھے صفیں بناتے جاتے ہیں اور آگے بڑھنے میں سُستی کرتے ہیں۔ پہلے میں اِعلان کیا کرتا تھا کہ **”جنّت کی طرف آگے بڑھو!“** کیونکہ ہر نیکی جنّت کی طرف آگے بڑھاتی ہے، لیکن یہ اِعلان سُن کر بھی کئی وہیں کے وہیں کھڑے رہتے تھے۔ اِسی طرح بعض اوقات صفوں کے درمیان میں بھی

---

1 ..... تفسیر روح البیان، ص، تحت الآیۃ: ۴۸، ۸/۴۷۔ تفسیر خازن، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۲۶، ۱/۴۸۳۔

2 ..... پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک پہلی صف فِرشتوں کی صف کی مِثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اِس کی فضیلت کیا ہے تو اِس کی طرف سبقت کرتے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱/۲۳۰، حدیث: ۵۵۴) ایک اور حدیث میں اِرشاد فرمایا: اللہ پاک اور اُس کے فِرشتے صفِ اوّل پر دُرُود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: اور دوسری صف پر۔ اِرشاد فرمایا: اللہ پاک اور اُس کے فِرشتے صفِ اوّل پر دُرُود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: اور دوسری پر؟ اِرشاد فرمایا: اور دوسری پر (بھی)۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی... الخ، ۸/۲۹۵، حدیث: ۲۲۳۲۶)

3 ..... بخاری، کتاب الاذان، باب الاستھام فی الاذان، ۱/۲۲۴، حدیث: ۶۱۵۔

خالی جگہ باقی ہوتی ہے، اِسے بھی بھرنا چاہیے[1] کہ مغفرت کی بشارتیں ہیں۔[2]

جب بھی دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے

سُوال: کیا دُعا ہر وقت قبول ہوتی ہے؟ نیز جو شخص دُعا نہیں مانگتا اللہ پاک اُس پر غضب فرماتا ہے؟

جواب: اِس طرح کی رِوایتیں ہیں[3] کہ اگر دُعا نہ مانگیں تو اللہ پاک ناراض ہوتا ہے۔[4] ویسے جب بھی دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔[5] [6] قرآنِ کریم میں ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (پ۲۴، المؤمن:۶۰) (ترجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا) اِس کے علاوہ دُعا کی قبولیت کے مخصوص اَوقات بھی ہوتے ہیں۔[7]

دُعائے ثانی میں شریک ہونا چاہیے

سُوال: دیکھا گیا ہے کہ لوگ جماعت کے بعد دُعائے ثانی کا اِنتِظار نہیں کرتے اور سُستی کی وجہ سے فوراً نکلنے کی کرتے ہیں، اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (رُکنِ شوریٰ کا سوال)

جواب: جی ہاں! لوگ ویسے تو کھڑے رہیں گے اور گپ شپ میں گھنٹا نکال دیں گے، لیکن جماعت کے بعد اُن سے دو منٹ کا اِنتِظار نہیں ہوتا۔ حالانکہ اِمام صاحب جو دُعا کرواتے ہیں اُس میں دوسرے نمازی بھی شامل ہوتے ہیں اور جو دُعا

---

1 ...... فتاوی ھندیة، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس، ۱/۸۹۔

2 ...... پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو صف کی خالی جگہ بھرے گا اُس کی مغفرت کر دی جائے گی۔
(مجمع الزوائد، کتاب الصلاة، باب صلة الصفوف وسد الفرج، ۲/۲۵۱، حدیث: ۲۵۰۳)

3 ...... پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: جو مجھ سے دُعا نہیں کرے گا میں اُس پر غضب فرماؤں گا۔
(کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الثامن، الفصل الاول، جزء۲، ۱/۲۹، حدیث: ۳۱۲۴)

4 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۴، حدیث: ۳۳۸۴ مفہوماً۔

5 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، ۵/۳۴۸، حدیث: ۳۶۱۸۔

6 ...... اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دُعا سے پانچ فائدے حاصل ہوتے ہیں: (1) دُعا مانگنے والا عابِدوں میں شُمار ہوتا (2) اور اپنے عاجِز و محتاج ہونے نیز اللہ پاک کی قدرت کا اِعتِراف کرتا ہے (3) دُعا مانگنے سے شریعت کا حکم پورا ہوتا (4) سنّت کی پیروی ہوتی (5) بلائیں ٹلتی اور مُراد حاصل ہوتی ہے۔ بندہ اگر بلا سے چھٹکارا چاہتا ہے تو اللہ پاک اُسے چھٹکارا عطا فرماتا ہے، کوئی چیز طلب کرتا ہے تو اُسے اپنی رحمت سے عطا فرماتا ہے یا اس کے بجائے آخرت میں اُسے ثواب بخشتا ہے۔ (فضائلِ دُعا، ص ۵۴ ملخصاً)

7 ...... فضائلِ دُعا، ص ۱۱۵ ماخوذاً۔

مِل جُل کر کی جائے اُس کے قبول ہونے کا اِمکان زیادہ ہوتا ہے[1] کیونکہ اُس میں نیک بندے بھی ہوتے ہیں، جن کی آمین کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک سب پر رَحمت کی نظر فرمادے، لہٰذا اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو ایسی دُعاؤں میں ضرور شریک ہونا چاہیے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سجدۂ شکر

سُوال: کیا پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی سجدۂ شکر ادا فرمایا تھا؟

جواب: جی ہاں! جب ابو جَہل مارا گیا اور یہ خوش خبری پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملی تو آپ نے سجدۂ شکر ادا فرمایا تھا۔[2] جب بھی[3] کوئی خوشی کی خبر ملے (اگر مکروہ وقت نہ ہو تو) اُس وقت سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب اور اچھا کام ہے۔[4] جیسے مدینے کا ویزا (Visa) لگ گیا، بیٹا یا بیٹی پیدا ہو گئی تو سجدۂ شکر ادا کرنا چاہیے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اگر دُعا کی توفیق ملے تو بھی سجدۂ شکر کرے۔ سجدے میں بندہ، رب کے زیادہ قریب ہوتا اور دُعا کی قُبولیت بھی زیادہ ہوتی ہے۔[5]

زَوجہ سے مُعافی مانگی

سُوال: میری اپنی زَوجہ سے ناراضی تھی، میں نے سب کے سامنے اُن سے مُعافی مانگی تو انہوں نے مجھے معاف کر دیا۔ عرض یہ ہے کہ کیا اللہ پاک نے بھی مجھے معاف کر دیا ہے؟

جواب: اللہ پاک کی بارگاہ میں بھی توبہ کیجئے۔ اگر آپ کی طرف سے ظلم ہوا تھا اور آپ کے مُعافی مانگنے پر اُنہوں نے مُعاف بھی کر دیا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ مُعاف ہو جائے گا، اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھئے۔

---

1. ...... مستدرک، حبیب بن مسلمۃ الفھری کان مجاب الدعوۃ، ۴/۲۱۷، حدیث: ۵۵۲۹۔
2. ...... سیرت حلبیہ، باب غزوۃ بدر الکبری، ۲/۲۳۶۔
3. ...... جن اَوقات میں نوافل پڑھنا مکروہ ہے اُن میں سجدۂ شکر کرنا بھی مکروہ ہے۔
(حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی الاوقات المکروھۃ، ص۱۸۶)
4. ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ۲/۲۰۲۔
5. ...... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، ص۱۹۸، حدیث: ۱۰۸۳۔

عمامہ شریف کتنے گز کا ہونا چاہئے؟

سُوال: آپ کتنے گز (Yards) کا عمامہ شریف باندھتے ہیں؟

جواب: Fix (یعنی مقرر) نہیں ہے، میں عام طور پر چھوٹا عمامہ باندھتا ہوں، لیکن جو بھی باندھتا ہوں اُس کا Size (یعنی ناپ) سنّت اور شریعت کے مطابق ہوتا ہے۔ عمامہ شریف کا کم از کم Size ڈھائی گز یعنی پانچ ہاتھ ہے، [1] بہارِ شریعت میں کم از کم ساڑھے تین گز یعنی سات ہاتھ لکھا ہے [2] جبکہ زیادہ سے زیادہ Size چھ گز یعنی 12 ہاتھ ہے۔ [3] فتاویٰ رَضَویہ میں کچھ اور اَقوال بھی لکھے ہیں۔ [4] بعض قومیں یا دیہات کے رہنے والے لوگ تو پورا پورا تھان بھی باندھ لیتے ہیں، اب یہ اُن کی رَسْم ہوتی ہے یا کیا مُعاملہ ہوتا ہے! خُدا بہتر جانے۔ [5]

کمزور بینائی کا عِلاج

سُوال: میری نظر (Eye Sight) کمزور ہے، چشمہ (Glasses) پہنوں تو تنگی ہوتی ہے اور اُتار دوں تو کم نظر آتا ہے۔ کوئی ایسا نسخہ بتا دیجئے کہ چشمے سے چھٹکارا مل جائے۔

جواب: چشمہ لگنے کے بعد نہ پہننا خطرے کی بات ہوتی ہے۔ اِس لئے جب چشمہ لگ جائے تو پہننا چاہئے، ورنہ نظر پر زیادہ زور پڑتا ہے اور نظر مزید کمزور ہو جاتی ہے۔ چشمے سے چھٹکارا پانے کے لئے مختلف طِبّی نسخے بیان کئے جاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ اگر ایک گلاس گاجر کا جوس (Carrot Juice) روزانہ پی لیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ بینائی تیز ہو جائے گی اور چشمہ بھی اُتر سکتا ہے، لیکن جوس گھر کا ہونا چاہئے، بازار میں نہ جانے کیا کیا ڈال کر اُس کو میٹھا کرتے ہیں۔ اِس لئے بغیر

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۱۹، حصہ: ۱۶۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۷۱۔

5 ...... صدرُ الشَّریعہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض لوگ بہت بڑے عمامے باندھتے ہیں، ایسا نہ کرے کہ سنّت کے خلاف ہے۔ مارواڑ کے علاقے میں بہت سے لوگ پگڑیاں باندھتے ہیں، جو بہت کم چوڑی ہوتی ہیں اور چالیس پچاس گز لمبی ہوتی ہیں، اِس طرح کی پگڑیاں مسلمان نہ باندھیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۴۱۹، حصہ: ۱۶)

برف ڈالے گھر میں جوس بنائیے اور بنانے کے بعد چاہیں تو تھوڑا ٹھنڈا کر لیجئے۔ اِسی طرح گاجر کھائی بھی جا سکتی ہے، کھانے میں یہ بھی فائدہ ہو گا کہ دانتوں کی بھی ورزش ہو گی اور اِس کے ریشے پیٹ میں جا کر صفائی بھی کریں گے۔ بہر حال! گاجر کے بہت فوائد ہیں۔

رُوحانیت حاصل نہ ہونے کی وجہ

سُوال: بعض اَوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب بندہ اِجتماع میں آتا ہے تو بڑی رُوحانیت حاصل ہوتی ہے، لیکن کچھ عرصے بعد ویسی رُوحانیت حاصل نہیں ہوتی، اِس کی کیا وُجوہات ہوتی ہیں؟ نیز اِس کا کیا حل ہے؟

جواب: مُحاوَرہ ہے: ”کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ“ یعنی ہر نئی چیز لذیذ اور Tasty ہوتی ہے۔ شروع شروع میں مزہ آتا ہے، بعد میں دل بھر جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اِجتماع میں آنا اور بیان سننا یہ عبادت ہے، شیطان بھی اِس سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور وسوسے ڈالتا رہتا ہے، یوں بھی لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ بہر حال! شیطان لاکھ وسوسے ڈالے، اِجتماع میں آتے رہنا چاہئے۔

ذِمّہ داران کو اِجتماع میں شرکت کرنی چاہئے

سُوال: بعض تنظیمی ذِمّہ داران اِجتماع میں شرکت نہیں کرتے، اِس بارے میں کچھ نصیحت فرما دیجئے۔[1]

جواب: ایسا ہوتا ہے۔ کئی غیر ذِمّہ دار افراد ذِمّہ دار بن جاتے ہیں۔ کیونکہ اِتنی بڑی تنظیم (Organization) ہے، اِس کو چلانا بھی ہے۔ اب ہر ذِمّہ دار شخص واقعی ذِہنی اور قلبی طور بھی ذِمّہ دار ہو، نیز وہ Active (سرگرمِ عمل) اور اجتماع کے دوران پہلی صف میں نظر آنے والا بھی ہو تو ایسا ضروری نہیں۔ دل نہیں لگتا ہو گا، آتے ہوں گے تو Late (تاخیر سے) آتے ہوں گے، باہر دکانوں اور اسٹالوں (Stalls) پر گھومتے ہوں گے اور دوستوں سے گپ شپ لگاتے ہوں گے۔ بس نصیب نصیب کی بات ہے۔ بہر حال! ذِمّہ داران ہوں یا عام لوگ، سبھی کو اِجتماعات، مَدَنی مذاکرہ اور درس وغیرہ میں شریک ہونا چاہئے، جو بیٹھے گا وہ پائے گا، جتنی عبادت کریں گے یا علم حاصل کریں گے اُتنا دونوں جہاں کا فائدہ ہے۔ اِس

---

1 ...... یہ سوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

لئے دل لگے یا نہ لگے شرکت کرتے رہنا چاہئے۔ جس طرح بیمار شخص کا کھانے میں دل نہیں لگتا لیکن اُسے غِذا ضرور دی جاتی ہے، منہ سے نہ کھا سکتا ہو تو ناک سے دی جاتی ہے، کیونکہ اگر ایسا نہ کریں تو وہ مر جائے گا، اِسی طرح ہماری رُوح بھی بیمار ہے، دل لگے یا نہ لگے، اجتماع میں آکر ثواب سمجھ کر بیٹھیں گے، سُنیں گے، دیکھیں گے، سمجھیں گے اور دل لگائیں گے تو کبھی نہ کبھی اِنْ شَآءَ اللہ رُوح بھی صحت مند ہو ہی جائے گی۔

اِیمان کس چیز کا نام ہے؟

سُوال: اِیمان کس چیز کا نام ہے؟ نیز کون سی باتیں کرنے سے بندہ اِیمان سے نکل جاتا ہے؟

جواب: ایمان یہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر یقین رکھے۔[1] جیسے: اللہ پر یقین رکھے، اللہ کو دو یا آدھا نہیں بلکہ ایک ہی مانے، سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر ایمان رکھے، کسی کو کم یا زیادہ نہ کرے، جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ”یار گوتم بُدھ بھی تو نبی تھا، یا فلاں بھی تو نبی تھا“ مَعَاذَ اللہ ایسی باتیں نہ کرے، بلکہ جو عُلَما نے لکھا اُسی پر اِعتماد کرے۔ اِسی طرح اللہ کی ساری کتابوں، فرشتوں، جنّت و دوزخ اور قرآنِ کریم کے ایک ایک حرف پر ایمان رکھے۔ یوں ایمان رکھے گا تو وہ مسلمان ہے۔[2] اگر کسی ضرورتِ دینی کا اِنکار کرے، جیسے اللہ پاک، قرآنِ کریم اور تمام کتابوں کو مانے، لیکن فرشتوں کو نہ مانے تو وہ کافر ہو جائے گا۔[3] اِس کے لئے میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **”کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“**[4] کا مُطالعہ کیجئے۔ اِس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ اِیمان کیا ہے؟ اور بندہ کیسے اِیمان سے نکل جاتا ہے؟ علم نہ ہونے کی وجہ سے وہ ایسی باتیں بولتا ہے کہ بعض اوقات اِیمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اللہ ہم

---

1 ...... شرح العقائد النسفیہ، مبحث الإیمان، ص ۲۷۶۔

2 المسامرۃ بشرح المسایرۃ، مفہوم الإیمان، ص ۳۳۰ مفہوماً۔

3 ... شرح الشفا، الباب الثالث، فی حکم من سب اللہ تعالی وملائکتہ إلی آخرہ، ۲/ ۵۲۲۔

4 ...... یہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ہے جس کے 675 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں مختلف چیزوں کے متعلق بولے جانے والے کُفریہ کلمات کی مثالیں، سُوال وجواب کی صورت میں اُن کا حکم، تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نِکاح کا طریقہ اور کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو اپنے اِیمان کی حِفاظت کے لئے اِس کتاب کا مُطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

سب کا اِیمان سلامت رکھے۔

وعیدیں معلوم ہونے کے باوجود شراب نوشی سے نہ بچنا

سُوال: عذاب کی وعیدیں معلوم ہونے کے باوجود ایک تعداد شراب نوشی جیسے گناہوں میں مبتلا ہے، اِس سے کیسے بچا جائے؟ (اِٹلی سے سُوال)

جواب: دراصل بندہ گناہوں میں اِتنا پکّا ہو جاتا ہے کہ وہ بچتا نہیں ہے۔ کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو ڈر جاتے ہیں اور بچ جاتے ہیں۔ اِس سے چُھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اچّھی صحبت اِختیار کرے، زبردستی خود کو بچائے کہ جس طرح آگ میں ہاتھ اِس لئے نہیں ڈالتا کہ اِس کا اَثَر فوراً ظاہِر ہو جاتا ہے اور ہاتھ جل جاتا ہے، تو شراب پینے کا عذاب اگرچہ فوراً ظاہِر نہیں ہو رہا، لیکن بعد میں تو ہونا ہے۔[1] یہ بھی ہمارا اِمتحان ہے کہ جو بھی عذابات بتائے گئے ہیں اُن پر آنکھ بند کر کے یقین رکھے اور نافرمانی سے بچتا رہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا رہے، اُس سے ڈرتا رہے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق بھی مانگتا رہے۔

نماز کے علاوہ قُربِ اِلٰہی کا ذریعہ

سُوال: کیا نماز کے علاوہ بھی بندہ اللہ پاک کا قُرب حاصِل کر سکتا ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: سجدے میں بندہ اللہ پاک کے قریب ہوتا ہے۔[2] چاہے وہ نماز میں نہ بھی ہو۔ البتہ اگر کوئی بندہ فرض نمازیں چھوڑے اور یہ سنہرے خواب دیکھے کہ صرف سجدے کے ذریعے مجھے اللہ پاک کا قُرب حاصل ہو گا تو ایسا نہیں ہو سکتا، کیونکہ سب سے اَہَم چیز فرض ہے، پہلے بندہ فرائض پر عمل کرتا ہے اور پھر نوافِل کی کثرت کے ذریعے رب کا قُرب حاصل کرتا ہے۔[3]

---

1 ...... الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب الحدود، خاتمہ، ۲/۳۱۴-۳۱۵۔

2 ...... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، ص۱۹۸، حدیث: ۱۰۸۳۔

3 ...... فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، المقالۃ الثامنۃ والاربعون، ص ۹۰ مفہوماً۔

حج کی باتیں دوسروں کو بتانا کیسا؟

سُوال: حج سے واپسی کے بعد ہمیں وہاں کی باتیں اپنے دوستوں میں کس انداز سے بیان کرنی چاہئیں؟

جواب: اگر بغیر اچھی نیّت کے بیان کرتا ہے تو ثواب نہیں ملے گا اور پھر کئی باتیں فُضول ہو جائیں گی۔ وہاں کی باتیں اگر بیان کرنی ہوں تو بغیر کم یا زیادہ کئے بیان کرے اور جھوٹے مُبالَغے سے بچے۔ بعض اَوقات بندہ حج کی باتوں میں مُبالَغہ بہت کرتا ہے، جیسے "وہاں تو بس جو بھی مانگا وہ ملا، جس کو یاد کیا وہ سامنے کھڑا تھا" وغیرہ۔ ایسی باتوں سے اپنی فضیلت بیان کرنا مقصود ہوتی ہے یا اُس مقام کی فضیلت! یہ اللہ بہتر جانے۔ حالانکہ بعض اَوقات لوگوں کو وہاں آزمائشیں ہوتی ہیں، کیونکہ یہاں تو اسکوٹروں (Motorcycles) کے عادی ہوتے ہیں جبکہ وہاں تو گھر سے نکلنے کے بعد کعبہ شریف پہنچنے کے لئے کئی میل پیدل چلنا پڑتا ہے۔ اِسی طرح مِنیٰ شریف اور میدانِ عَرَفات میں بھی کافی پیدل چلنا پڑتا ہے۔ اب تو مسجدُ الْحَرام اور مسجدِ نَبَوی شریف میں بھی کافی توسیع (Extension) کی جاچکی ہے، یوں وہاں کا Area (رَقبہ) بھی چلنے کے لحاظ سے کافی بڑھ گیا ہے۔ اگرچہ یہ سب سعادت ہے کہ بندہ وہاں کے نشیب و فراز اور اونچے نیچے مقامات پر چلے، لیکن جس کو عادت نہیں ہوتی اُس کو آزمائش ہوتی ہے، پھر جسمانی تکالیف بھی ہوتی ہیں، نیند پوری نہیں ہوتی اور تھکن ہو جاتی ہے۔ بہر حال! آسانیاں بھی ہیں لیکن یہ چیزیں بھی ہو جاتی ہیں۔

قصر نماز کا ایک مسئلہ

سُوال: اگر کسی کو گھر سے 400 کلو میٹر دور رہنا پڑتا ہے اور ایک مہینے بعد گھر جانا ہوتا ہے، پھر واپسی ہو جاتی ہے۔ تو اِس سلسلے میں قَصر نماز کی کیا صورت ہو گی؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر 400 کلو میٹر دور رہتا ہے اور پتہ ہے کہ ایک مہینہ رہوں گا تو اب یہاں بھی پوری نَماز پڑھے گا۔[1] البتہ راستے میں آتے جاتے ہوئے جب اپنے شہر یا بستی سے باہر ہو گا تو قَصر پڑھے گا۔[2]

---

1 ...... دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/۷۲۸ ماخوذاً۔

2 ...... دُرِّ مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/۷۲۲۔

نَماز اور اِحساسِ ذِمّہ داری

سُوال: ہم نَماز کی بہت کوشش کرتے ہیں، پڑھتے ہیں تو پتا نہیں کیا ہوتا ہے اور کوئی نہ کوئی ایسا مسئلہ بن جاتا ہے کہ نَماز رہ جاتی ہے، اِس کا کوئی حل بتا دیجئے۔

جواب: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھانا رہ جاتا ہو؟ یا ویسے کی اچھی سی دعوت چھوٹ جاتی ہو؟ نہیں! وہاں ایسا نہیں ہوتا۔ اِسی طرح اپنی دُکان ہو اور وہاں کبھی جاتا ہو، کبھی نہ جاتا ہو؟ نہیں! ایسا بھی نہیں ہوتا، بلکہ بارِش ہو جائے، طوفان آجائے، نوکر بھی نہ آئیں، تب بھی دکاندار پہنچ جاتا ہے۔ اِس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اُسے اِحساس ہوتا ہے کہ مجھے یہ کرنا ہے۔ بہرحال! جب نَماز کے لئے اِحساسِ ذِمّہ داری پیدا ہو جائے گا کہ نَماز تو فرض ہے اور مجھے پڑھنی ہی پڑھنی ہے، اِس کے بغیر میرا گزارہ نہیں ہے، تو اِنْ شَآءَ اللہ پھر آپ کی نَماز نہیں چھوٹے گی۔

اِشراق و چاشت میں جَہری قراءت

سُوال: جب اِشراق اور چاشت کے نوافِل جماعت کے ساتھ ادا کئے جائیں تو کیا اِمام جَہری قراءت کر سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! اِمام سِرّی قراءت کرے گا اور مقتدی چپ چاپ کھڑا رہے گا۔[1]

دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تلاوت

سُوال: اگر پہلی رکعت میں سورۂ اِخلاص پڑھی اور دوسری رکعت میں بھی غلطی سے سورۂ اِخلاص کا ہی پہلا لفظ پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟ (پنجاب سے سُوال)

جواب: اگر پہلا لفظ پڑھ لیا تو اب اُسی سورت ہی کو پورا کرنا ہو گا۔[2]۔[3]

---

1. ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/۷۲۲۔
2. ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۲/۳۲۹-۳۳۰ ملخصاً۔
3. ..... دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہِ تنزیہی ہے جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں۔ نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اُسی سورت کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۵۴۸-۵۴۹، حصہ: ۳)

نماز میں دنیاوی خیال آجائے تو۔۔۔

سُوال: نماز میں اگر دنیاوی خیال آجائے تو کیا نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: جی نہیں! اِس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔[1]

ہر مسلمان کو قرآنِ کریم سیکھنا چاہیے

سُوال: میں نے قرآنِ کریم نہیں پڑھا اور نہ ہی اِتنا وقت ہے کہ پڑھنا سیکھ سکوں، اگر میں اُردو ترجمے والا قرآن پڑھتا ہوں تو کیا اُس کا بھی اُتنا ثواب ہے جتنا عَرَبی میں پڑھنے کا ہے؟ (شوبز سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: اگر قرآنِ کریم پڑھنا نہیں سیکھیں گے تو نماز کیسے پڑھیں گے!! کیونکہ نماز اُردو میں نہیں پڑھی جاسکتی۔ اِسی طرح نماز میں سورۂ فاتحہ اور چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا واجِب ہے۔[2] یوں ہی ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔[3] اگر اِتنا قرآنِ کریم زبانی یاد نہیں ہوگا تو فرائض و واجبات بھی ادا نہیں ہوں گے اور گناہ بھی ملے گا۔ کسی اور زبان میں قرآنِ کریم کا ترجمہ، جیسے اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اُردو ترجمہ ”کنزُ الایمان“ پڑھنا اگرچہ ثواب کا کام ہے لیکن اِسے قرآنِ کریم کی تِلاوت نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی اِس کا اُتنا ثواب ہے جتنا تِلاوت کا ہے۔ پھر اُردو ترجمہ بھی تفسیر کے ساتھ پڑھنا چاہیے، ورنہ بات سمجھ نہیں آئے گی اور غَلَط فہمیاں ہوں گی۔ اِس لئے سب مسلمانوں کو قرآنِ کریم سیکھنے کے لئے وقت نکالنا چاہیے۔ مَاشَآءَ اللہ دعوتِ اِسلامی کے ہزاروں مدارِسُ المدینہ بالِغان عشا کی نماز کے بعد لگتے ہیں جن میں بغیر کسی فیس کے فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا ہے۔ اِسی طرح مدرسۃ المدینہ آن لائن کا بھی سلسلہ ہے جس کے ذریعے گھر بیٹھے قرآنِ کریم پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر آدھا پونا گھنٹا بھی نکال لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اچھا قرآنِ کریم پڑھنا آجائے گا۔

---

[1] ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی حضور القلب والخشوع، ۲/۱۱۲ مفہوماً۔

[2] درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۲/۳۱۵ مفہوماً۔

[3] بہارِ شریعت، ۱/۵۱۲، حصہ:۳۔

اگر بیوی غُصّہ کرتی ہو تو۔۔۔

سُوال: اگر بیوی ہر بات پر غصّہ کرتی ہو تو شوہر کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے۔ اگر بیوی واقعی غُصیلی ہے تو شوہر کو چاہئے کہ صبر کرے۔ لیکن اگر شوہر نے یہ بولا کہ "دیکھو! میں نے صبر کیا ہوا ہے، آپ آگے مت بولنا" تو اِسے صبر نہیں کہا جائے گا بلکہ یہ تو غُصّے کا اِظہار ہے اور اِس سے بات مزید خراب ہو جائے گی، اِس لئے بالکل خاموش رہے اور آگے پیچھے ہٹ جائے۔ اکیلے اکیلے تو بیوی غُصّہ کرے گی نہیں، یوں مُعاملہ خراب ہونے سے بچ جائے گا۔

ایک دوسرے پر جادو کا اِلزام لگانا کیسا؟

سُوال: آج کل خاندانوں میں ایک دوسرے پر جادو کروانے کا اِلزام لگانا بڑھتا جا رہا ہے۔ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟[1]

جواب: ایسا عُموماً بڑوں کی تربیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ پھوپھی جادو کرواتی ہے تو کبھی کہتے ہیں کہ پڑوسن جادو کرواتی ہے۔ پڑوسن کا نام جادو گرنی، پھوپھی کا نام چُڑیل اور اِسی طرح خالہ کا کچھ اور نام رکھ لیتے ہیں، حالانکہ اُس بے چاری کو تو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ جادو کس طرح ہوتا ہے؟ بلکہ کبھی جادوگر دیکھا بھی نہیں ہوتا کہ "اُس کے سینگ کتنے لمبے ہوتے ہیں؟ دُم کتنی لمبی ہوتی ہے۔" بہر حال! جادو کی داستانیں عام ہوتی جا رہی ہیں۔ بچّہ تھوڑا بیمار ہوا اور دوا نے اَثر نہ کیا تو بولیں گے: "دوا کیسے اَثر کرے گی؟ اِس پر تو جادو ہو گیا ہے" اِسی طرح کسی بابا جی کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے بھی بول دینا ہے کہ "کالا جادو ہے" حالانکہ جادو کالا ہی ہوتا ہے، لال پیلا نہیں ہوتا، یوں گھر کے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ اِس طرح کے شُبہات میں نہیں پڑنا چاہئے کہ خواہ مخواہ کسی پر شک کر بیٹھیں۔ کونسا آپ میں سُرخاب کے پَر لگے ہوئے ہیں کہ کوئی آپ پر جادو کروائے گا، کیونکہ جادو بھی مُفت میں نہیں ہوتا، سب پیسے کھینچنے کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں۔ پھر آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا، جب آپ نے کچھ نہیں بگاڑا تو کوئی جادو کیوں کروائے گا!! اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور توہُّمات و بدگمانیوں سے ہماری حفاظت کرے۔ یہ ذِہن بنالیں کہ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

---

1 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

مُدَّعی لاکھ بُرا چاہے تو کیا ہوتا ہے!

وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

جادو کرنا یا کروانا کیسا؟

سُوال: جادو کرنے یا جادو کروانے کا کیا حکم ہے؟ [1]

جواب: جادو کرنا یا جادو کروانا گناہ کا کام ہے۔ [2] [3]

جادو کا اِنکار کرنے کا حکم

سُوال: جادو کا اِنکار کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جادو کا اِنکار کرنا (یعنی جادو کی حقیقت کو تسلیم ہی نہ کرنا) کُفر ہے، [4] کیونکہ اِس کا وُجود قرآن سے ثابِت ہے۔ [5] اِسی طرح "جِنّ" کے وُجود کا اِنکار بھی کُفر ہے، [6] کیونکہ قرآنِ کریم میں پوری ایک سورت ہے جس کا نام "سورۂ جِنّ" ہے۔ یوں ہی شیطان کے وُجود کا اِنکار بھی کُفر ہے، [7] کیونکہ اِس کا وُجود بھی قرآن سے ثابت ہے۔ [8] بہر حال! یہ کہنا کہ "اِس پر جادو نہیں ہے یا اُس پر جادو نہیں ہے" یہ کہنا کُفر نہیں ہے، کیونکہ وہ اَصل جادو کو تو مان رہا ہے، لیکن کسی خاص شخص پر ہونے کا اِنکار کر رہا ہے۔

---

1 ... یہ اور اِس کے بعد والا عُنوان دونوں شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کئے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ... الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمة فی تعریف الکبیرة، ۱ / ۲۴۔

3 ...... جس جادو میں کفریہ الفاظ ہوں، یا جس جادو سے شریعت کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو ایسا جادو کرنا اور کروانا کُفر ہے۔
(صراط الجنان، ۱/ ۱۷۱– جہنم کے خطرات، ص ۵۰)

4 ...... تفسیر قرطبی، البقرة، تحت الآیة: ۱۰۲، ۱/ ۳۵–۳۶ ملخصاً۔

5 ...... پ ۱، البقرة: ۱۰۲۔

6 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۷، حصہ: ۱۔

7 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۱۲۶۔

8 ...... پ ۱، البقرة: ۲۶۔

بار بار گاڑی یا گھر کا بلب خراب ہونا کیا جادو کی علامت ہے؟

سُوال: بار بار کسی کی گاڑی یا گھر کا بلب خراب ہوتا ہو تو کیا یہ جادو کی علامت ہے؟

جواب: یہ چیزیں تو ہوتی رہتی ہیں، ضروری نہیں کہ یہ سب جادو کی وجہ سے ہوتا ہو، اِتِّفاق بھی ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص جو یہ کہتا ہے کہ بار بار گاڑی یا بلب خراب ہو جاتا ہے، اُس سے پوچھا جائے کہ کتنی بار ایسا ہوا ہے؟ تو بولے گا کہ آج دوسری بار ہوا تھا۔ آج کل گفتگو میں مُبالغہ کرنا بہت عام ہو چکا ہے۔ کبھی کہیں گے کہ ”لوگ بولتے ہیں“ اُن سے پوچھو کہ کتنے لوگ بولتے ہیں؟ تو بعض اوقات ایک ہی فرد کا نام سامنے آتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ”عوام میں یہ چرچا ہو رہا ہے“ پوچھا جائے کہ آپ نے کتنوں سے ایسا سُنا ہے؟ تو کہیں گے کہ ایک یا دو سے سنا ہے۔ یوں مُبالَغہ بھی بہت کیا جاتا ہے۔

چھپکلیاں اور جادو

سُوال: سُنا ہے کہ First Floor (پہلی منزل) پر چلنے والی چھپکلیوں پر جادو ہو رہا ہوتا ہے؟

جواب: یہ عوامی باتیں ہیں۔ بغیر چھپکلیوں (Lizards) کے بھی جادو ہو رہا ہوتا ہے۔ اِس لئے ایسی باتوں سے بچنا چاہیے۔ گھر میں چھپکلیاں ہونے کی ایک وجہ صفائی کا خیال نہ رکھنا بھی ہوتا ہے۔

جادو سے بچنے کا وظیفہ

سُوال: جادو ٹونا یا عملیات سے بچنے کے لئے کوئی وظیفہ بتا دیجئے۔

جواب: اَوّل تو اِس طرح کا وَہم پالنے یا بد گمانی کرنے سے بچنا چاہئے کہ ”فُلاں مجھ پر تعویذ کرتا ہے“۔ اللہ پاک کی رَحمت پر نظر ہونی چاہئے۔ جادو سے بچنے کے لئے ایک وظیفہ یہ ہے: ”یَا مُحۡیِیُ یَا مُمِیۡتُ“ روزانہ سات 7 بار پڑھ کر اپنے اُوپر دم کر لیا کریں، اِنۡ شَآءَ اللہ جادو اَثر نہیں کرے گا۔ [1]

حادثات سے بچنے کا وظیفہ

سُوال: برسات کے دنوں میں کئی حادثات ہوتے ہیں، جیسے بجلی گرنا، کَرَنٹ لگنا، درخت، دیوار یا چھت گر جانا وغیرہ۔

---

1 ...... رُوحانی علاج مع طبی علاج، ص ۸۔

اِن حادثات سے بچنے کے لئے کوئی وظیفہ عطا فرما دیجئے۔

جواب: جب گھر سے نکلیں تو یہ دُعا پڑھ لیں: ”بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ“ اِنْ شَآءَ اللہ حادثات، آفات اور شیطان سے حِفاظت ہوگی۔[1] اِسی طرح ”شجرۂ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ“ صفحہ نمبر 12 پر ہے: تینوں قُل (یعنی ”قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ“) تین تین بار پڑھئے، پڑھنے والے کے لئے اِنْ شَآءَ اللہ ہر بلا سے محفوظی (یعنی حفاظت) ہے۔ صبح پڑھے تو شام تک اور شام پڑھیں تو صبح تک۔

صُبح کی تعریف یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلے سے سُورج کی پہلی کِرن چمکنے تک صُبح کہلاتی ہے۔[2] یعنی آدھی رات ہوئی، اب جو دوسری آدھی رات شروع ہوئی، اُس سے لے کر سورج کی پہلی کِرن چمکنے کے درمیان جو پڑھا جائے گا وہ صُبح میں پڑھنا کہلائے گا۔ جبکہ سُورج ڈُوبنے سے لے کر صبحِ صادق تک (یعنی فجر کا وقت شروع ہونے اور سحری کا وقت ختم ہونے تک) رات کہلاتی ہے۔[3]

ہچکی روکنے کے 6 عِلاج

سُوال: ہچکی آنا کیسا عمل ہے؟ اچھا یا بُرا؟ نیز ہچکی روکنے کا طریقہ بھی بتا دیجئے۔ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: ہچکی (Hiccup) کے اچھا یا بُرا ہونے کا تو پتہ نہیں، بہر حال! ہچکی آتی تو ہے۔ اگر ہچکی آ رہی ہو تو اُسے روکنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **”گھریلو علاج“** صفحہ نمبر 59 پر چھ علاج دیئے گئے ہیں: (1) دو لونگ منہ میں ڈال کر اُن کا رَس چوسئے، اِنْ شَآءَ اللہ ہچکی فوراً بند ہو جائے گی (2) تھوڑی سی ہلدی یا تھوڑا سا زیرہ پانی کے ساتھ پھانک لیجئے (یعنی نگل لیجئے) (3) مولی یا گنّے کا رس پی لیجئے (4) گاجر کو پیس کر سونگھ لیجئے (5) آم کے درخت کے پتّے جلا کر دھونی لے لیجئے (6) اگر بچّے کو بار بار ہچکی آ رہی ہو اور خود بخود بند نہ ہو تو تھوڑا سا شہد چٹا دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ ہچکی بند ہو جائے گی۔

---

1 ...... ابو داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج من بیته، ۴/ ۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵۔

2 ...... الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۱۲۔

3 ...... فیروز اللغات، ص ۷۳۴۔

سُود کا لین دین کرنے والوں کے گھر کھانا کھانے کا مسئلہ

سُوال: جو لوگ سُود (Interest) لیتے ہوں اُن کے گھر کھانا کھا سکتے ہیں؟

جواب: عام طور پر اُن کا سارا مال سُود کا نہیں ہوتا، آمدنی کے اور بھی ذرائع ہوتے ہیں، اِس لئے جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ یہ کھانا جو کِھلا رہا ہے یہ سُود میں آیا ہے تب تک اُسے ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ جیسے اُس نے بریانی پیش کی تو اگر Confirm (یقینی بات) ہے کہ بِعَیْنِہٖ یہی بریانی سود میں آئی ہے تو اُسے کھانا جائز نہیں ہو گا۔[1] آج کل تو عُموماً سُود میں کھانا یا اِس طرح کی چیز نہیں ملتی بلکہ رقم دی جاتی ہے۔ پہلے کے دور میں سود کے طور پر دوسری چیزیں بھی دی جاتی تھیں۔

حضرتِ سیِّدُنا حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی توبہ کا واقعہ

جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب **عجمی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، یہ وَلِیُّ اللہ گزرے ہیں۔ اِن کا واقعہ ہے کہ یہ پہلے قرضے دیتے تھے اور اُن پر سُود لیتے تھے۔ ایک بار گھر والوں نے کہا کہ کچھ پکانے کے لئے لاؤ! تو یہ اپنے ایک مقروض کے پاس جانے کے لئے نکلے۔ راستے میں بچّے کھیل رہے تھے، اُنہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر کہا: ”ہٹ جاؤ! حبیب سُود خور آرہا ہے۔“ آپ نے سوچا کہ اب میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ بچّے بھی سُود خور بول رہے ہیں۔ جب یہ مقروض کے پاس پہنچے تو اُس نے سُود کے طور پر اِنہیں **ایک جانور کی سری (Head)** دے دی۔ جب وہ گھر لے کر آئے اور بیوی نے اُسے ہانڈی میں ڈالا تو سِری خون بن گئی۔ بیوی نے کہا: دیکھو! تمہارا سُود لے لے کر یہ حال ہو گیا ہے کہ سُود میں جو لائے ہو وہ سب خون بن گیا ہے۔ یہ سُن کر اِنہیں چوٹ لگی اور اِنہوں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر توبہ کی کہ میں سُود کا کام نہیں کروں گا، پھر اِنہوں نے توبہ کے تقاضے بھی پورے کئے۔ اِس کے بعد جب توبہ کر کے نکلے تو راستے میں وہی بچّے کھیل رہے تھے۔ اِنہیں دیکھ کر بچّے بولے: ”ہٹو ہٹو! حبیب عجمی توبہ کر کے آرہے ہیں، کہیں ہماری قدموں کی دھول اِن پر نہ پڑ جائے اور اِن کی بے اَدَبی نہ ہو جائے۔“[2] بہر حال! جو سود لینے یا دینے والا ہے، اُس کے گھر

---

1 ...... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثانی عشر فی الھدایا والضیافات، ۵/۳۴۳۔

2 ...... تذکرۃ الاولیاء، ذکر حبیب عجمی، ۱/۵۶-۵۷ ملتقطاً۔

کھانا کھا سکتے ہیں۔ فتویٰ یہ ہے کہ جائز ہے[1] لیکن تقویٰ یہ ہے کہ بچنا چاہئے۔[2]

مَدَنی اِنعامات پر کیسے عمل کریں؟

سُوال: ”مَدَنی انعامات“[3] پر کیسے عمل کریں؟ کیونکہ شیطان بہت تنگ کرتا ہے اور عمل نہیں کرنے دیتا۔

جواب: شیطان سے بچنا ایک اِمتحان ہے، کیونکہ شیطان ہی کُفر اور اللہ پاک کے علاوہ دوسروں کی عبادت کروا رہا ہے اور ایسا کرنے والے ہمیشہ جہنّم میں بھی رہیں گے۔[4] جو شیطان کی باتوں میں آکر گناہ کرے گا تو اُسے چاہئے کہ خود کو عذاب کے لئے تیار رکھے۔ کوئی بھی شخص جہنّم میں جانا یا اللہ پاک کو ناراض کرنا گوارا نہیں کر سکتا، اِس لئے گناہوں کو چھوڑنا ہو گا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرنی ہو گی۔

مَدَنی قافلے کے فوائد

سُوال: مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے کے کیا فوائد ہیں؟ (شوبِز سے وابستہ ایک اِسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: مَدَنی قافلے میں سَفَر کے دوران اگر اِس کے Schedule (جدول) پر عمل کیا جائے تو بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ فرض نمازوں اور تہجُّد کا ذِہن ملتا ہے، سُنّتیں سیکھنے کو ملتی ہیں، خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے اور اَچّھی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ اِسی طرح جس مسجد میں مَدَنی قافلہ ٹھہرتا ہے وہاں دین کا کام شروع ہو جاتا ہے اور نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ یوں مَدَنی قافلے کی بَرَکتیں ہی بَرَکتیں اور فوائد ہی فوائد ہیں۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۰۲-۱۰۳۔

2 ...... اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سُود کا لین دین کرنے والا فاسِق اور بندوں پر ظُلم کرنے والا ہوتا ہے، اُس کے ہاں کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۲۸ مفہوماً)

3 ...... ”مَدَنی انعامات“ سُوال و جواب کی صورت میں شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ ہیں جو امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عطا فرمائے ہیں۔ اِسلامی بھائیوں کے لئے 72، اِسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبہ کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، بچّوں اور بچیوں کے لئے 40، گونگے بہرے اِسلامی بھائیوں کے لئے 27، قیدیوں کے لئے 52 اور حج و عمرہ کی سعادت پانے والوں کے لئے 19 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

4 ...... پ ۲۲، الفاطر: ۳۶۔

چہلم سے پہلے گھر میں رنگ کروانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ کسی کا اِنتقال ہونے پر چہلم سے پہلے گھر میں رنگ کرواتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟ (کراچی سے سوال)

جواب: اگر رنگ (Colour) کروانے کی ضرورت ہو تو کرواسکتے ہیں۔ بعض لوگ رَمَضان شریف کی آمد سے قبل مسجد میں رنگ کرواتے ہیں، حالانکہ ضرورت نہیں ہوتی اور اِس کے اپنے شرعی مسائل بھی ہیں، یوں ہی رَمَضان شریف سے پہلے مسجد کو دھوتے ہیں اور خوب پانی بہاتے ہیں، حالانکہ ضرورتاً پونچھا بھی لگایا جاسکتا ہے۔ اِس لئے اگر ضرورت ہو تو رنگ بھی کروایا جائے اور دھویا بھی جائے، لیکن اگر ضرورت نہ ہو تو پھر ایسا نہ کیا جائے۔

دو مرحومین کی برسیاں ایک ساتھ کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کے ہاں دو مہینوں میں یکے بعد دیگرے دو فوتگیاں ہو جائیں تو اُن کی برسی ایک ساتھ کرسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ایک ساتھ برسی کرنے میں حَرَج نہیں ہے، کیونکہ برسی دراصل ایصالِ ثواب ہے۔ اگر کوئی برسی نہیں بھی کرتا تو وہ گناہ گار نہیں ہے، لیکن برسی کو ناجائز کہنے والا گناہ گار ہوگا،[1] کیونکہ شریعت نے اِس سے منع نہیں کیا۔

مخصوص چیزوں پر نیاز دِلانے کا حکم

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرام میں لوگ کھچڑے پر، 15 شَعْبانُ الْمُعَظَّم کو حلوے پر اور اِمام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عُرس کے سلسلے میں کونڈے پر نیاز دلاتے ہیں۔ کیا اِن چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز پر نیاز نہیں ہو سکتی؟

(شوبِز سے وابستہ ایک اِسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: یہ چیزیں Fix (مُقرَّر) نہیں ہیں، اِن کے علاوہ دیگر چیزوں پر بھی نیاز دلائی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی صرف اِنہی چیزوں پر نیاز دلاتا ہے تو اِسے ناجائز نہیں کہہ سکتے، کیونکہ شریعت نے اِن چیزوں کو حَلال کہا ہے۔ جیسے اگر کوئی صبح ناشتے میں آملیٹ (Omelet) اور روٹی، دوپہر کو گوشت اور چاول جبکہ رات کو کھچڑی کھاتا ہو اور یہی برسوں سے اُس کا معمول ہو تو اِسے ناجائز نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ یہ سب چیزیں حَلال ہیں۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۶۹-۵۷۰-۹/۵۹۰-۵۹۲۔

شیطان کی عُمر کتنی ہے؟

سُوال: شیطان کی عُمر کتنی ہے؟ اور یہ کب تک زندہ رہے گا؟

جواب: شیطان بہت پُرانا ہے، اِس وقت اِس کی لاکھوں سال عُمر ہو گی۔ ابھی اِس کے مرنے میں دیر ہے، آخر میں اِسے بھی موت آئے گی اور یہ بہت زور دار چیخ مار کر مرے گا۔[1] اللہ کریم ہمیں اِس کے شر سے بچائے۔

اَبُو بَکْر نام کا صحیح تلفُّظ کیا ہے؟

سُوال: اَبُو بَکْر نام کا صحیح تلفُّظ کیا ہے؟ ”اَبُو بَکْر“ یا ”ابو بَکَر“؟

جواب: صحیح تلفُّظ ”ابو بَکْر“ ہے۔ بہت سارے الفاظ ایسے ہیں جن کا عوام صحیح تلفُّظ ادا نہیں کرتی۔ جیسے ذِکْر اور فِکْر کو ذِکَر اور فِکَر، قَبْر کو قَبَر، قرآن شریف کو قُران سَریف، سُبْحٰنَ اللہ کو سُبَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ للہ کو اَلْہَمْدُ لا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کو سَامُ عَیْکُمْ یا سَالیکُم بولتے ہیں۔ اِسی طرح اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ بھی صحیح نہیں پڑھتے۔ حالانکہ یہ سب دینی الفاظ اور اَذکار ہیں۔ اِن کا صحیح تلفُّظ ادا کرنا ہو گا جو سیکھنے سے ہی آئے گا۔ اللہ پاک ہم کو اچھا اور صحیح کر دے۔

فوت شدہ نابالغ بچّہ ماں باپ کی شفاعت کرے گا

سُوال: میرا بیٹا جس کی عُمر تقریباً ساڑھے گیارہ سال تھی، مدرسے جاتے ہوئے اُس کا موٹر سائیکل کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوا اور اُس کا اِنتقال ہو گیا۔ اُس نے چار پارے حِفْظ کر لئے تھے۔ کیا میں اُس کے نام کے ساتھ ”حافِظ“ لگا سکتا ہوں؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اللہ پاک آپ کے بیٹے کو غریقِ رَحمت فرمائے اور آپ کو صبر عطا کرے۔ ہمارے ہاں حافِظ اُس کو بولتے ہیں جس نے پورا قرآنِ کریم حِفْظ کر لیا ہو، اِس حساب سے یہ حافِظ نہیں ہوئے۔ البتہ اگر یہ ہجری سِن کے حساب سے واقعی ساڑھے گیارہ سال کے تھے تب تو یہ نابالغ کہلائیں گے اور نابالغ فوت ہو جائے تو چونکہ اُس پر

---

1 ..... تذکرۃ الواعظین، الباب السابع والخمسون، ص ۲۶۱ مفہوماً۔

کوئی گناہ نہیں ہوتا اِس لئے وہ جنّت میں جائے گا اور ماں باپ کی شَفاعت بھی کرے گا۔[1]

یَا رَسُوْلَ اللہ کہنے اور سننے سے دُرُود پڑھنا واجِب ہو جاتا ہے

سُوال: بسا اَوقات عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی مسئلہ ہو جائے تو فوراً زبان سے ”یَا رَسُوْلَ اللہ“ ادا ہو جاتا ہے، کیا اِس موقع پر یہ کہنے اور سننے والے پر دُرُود شریف پڑھنا واجِب ہوتا ہے؟

جواب: اِس کے جواب میں دارُ الافتا اہلِ سنّت کا ایک فتویٰ پیش کرتا ہوں:۔ **سُوال:** کیا فرماتے ہیں عُلَمائے کِرام اِس مسئلہ کے بارے میں کہ ”رَسُوْلُ اللہ“ یا ”آقا“ کہنے سے بھی دُرُودِ پاک واجِب ہو گا یا صِرف اِسمِ گرامی (یعنی مُبارَک نام) محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنے یا سننے سے ہی دُرُودِ پاک پڑھنا واجِب ہوتا ہے؟ **جواب:** نبیِ کریم عَلَیْہِ السَّلَام کا ذِکرِ مُبارَک کرتے یا سنتے وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر دُرُودِ پاک پڑھنا واجِب ہے۔ اور اگر ایک ہی مجلس (یعنی بیٹھک) میں بار بار نبیِ کریم عَلَیْہِ السَّلَام کا ذِکر ہو تو صرف ایک بار دُرُودِ پاک پڑھنا واجِب ہے۔ البتہ ایسی صورت میں بھی ہر بار دُرودِ پاک پڑھنا مستحب ہے۔ رہا وُجوب (یعنی واجب ہونا)؟ تو اِس کے لئے خاص اِسمِ گرامی (محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ذِکر کرنا یا سننا ہی ضروری نہیں، بلکہ آپ کے صِفاتی نام، یونہی کوئی بھی ایسا لفظ جو نبیِ کریم عَلَیْہِ السَّلَام کے ذِکر پر دلالت کرنے والا ہو، اُسے بولتے یا سُنتے وقت دُرودِ پاک پڑھنا واجِب ہے۔ ”ترمذی شریف“ میں ہے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔[2] ”شرح زُرقانی“ میں ہے: ظاہِر کلام یہی ہے کہ نبیِ کریم عَلَیْہِ السَّلَام کا ذِکر ظاہِری اَسما (یعنی ظاہری ناموں) کے ساتھ کیا جائے یا ضمیر کے ساتھ (بہر حال دُرودِ پاک پڑھنا واجِب ہو گا)۔[3] [4] لٰہذا یَا رَسُوْلَ اللہ سننے اور کہنے پر بھی دُرودِ پاک پڑھنا ہو گا۔ اگر ایک ہی مجلس میں کئی بار یَا رَسُوْلَ اللہ کہا اور ایک بار دُرودِ پاک پڑھ لیا تو واجِب ادا ہو جائے گا، لیکن ہر بار پڑھنا افضل ہے۔ اِسی طرح اچانک کسی نے یَا رَسُوْلَ اللہ کہا تو وہ اور جس نے سُنا دونوں دُرود شریف پڑھیں۔

---

1. ... مسند احمد، حدیث رجل من اصحاب النبی، ۶/۴۱، حدیث: ۱۶۹۶۸ مفہوماً۔
2. ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب قول رسول اللہ رغم انف رجل، ۵/۳۲۰، حدیث: ۳۵۵۶۔
3. ... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، المقصد السابع، الفصل الثانی، ۹/۱۶۷۔
4. ... فتویٰ دار الافتا اہلِ سنّت، ریفرنس نمبر: 9649 غیر مطبوعہ۔

فہرست

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف/مؤلف/متوفی**	**مطبوعات**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر خازن	علی بن محمد ابراہیم، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العربیۃ الکبریٰ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
صراط الجنان	مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت
سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
ابن ماجہ	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت
مسند احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
مجمع الزوائد	ابن ابی بکر الہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
کنز العمال	علی بن حسام الدین المتقی الہندی البرہان فوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مستدرک	محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحاکم النیسابوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح	احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی، متوفی ۱۲۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح العقائد النسفیۃ	سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی، متوفی ۷۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
المسامرۃ بشرح المسایرۃ	کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف، متوفی ۹۰۶ھ	مطبعۃ السعادۃ بمصر
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فضائل دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیرت حلبیہ	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح الشفاء	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
فتوح الغیب مع قلائد الجواہر	قطب ربانی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی	عبد الحمید احمد حنفی
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری، متوفی ۶۲۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران
تذکرۃ الواعظین	علامہ محمد بن جعفر قریشی	کوئٹہ
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ	محمد الزرقانی بن عبد الباقی المصری الازہری المالکی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
الوظیفۃ الکریمۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
روحانی علاج مع طبی علاج	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیروز اللغات	الحاج فیروز الدین	فیروز سنز لاہور ۲۰۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اِصلاح کے لئے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
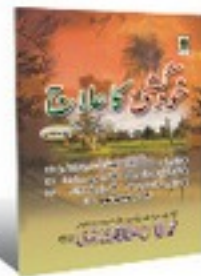
ISBN 978-969-631-642-8
0125728
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net